www.oqasa.org

ایٹم بم،اور ایٹمی میزائل انسانیت کو فتح کرنے کے ہتھیار نہیں بلکہ انسانیت کا ادب،خدمت اور محبت فاتح عالم ہیں۔

عنایت اللہ

ا۔مذہب خیر اور بھلائی کا راستہ دکھاتا ہے۔نیکی اور بدی کا شعور عطا کرتا ہے۔اخوت ومحبت کے جذبوں کو بیدار کرتا ہے۔دکھوں، دردوں، مصیبتوں اور آفتوں کا مداوا کرتا ہے۔زخموں پر مرہم پٹی کرنے کا درس دیتا ہے۔بیماروں کو دوا اور شفا عطا کرنے کا راستہ دکھاتا ہے۔بھوکے انسانوں کو کھانا پیش کرنے کے آداب سکھاتا ہے۔اعتدال ومساوات قائم کرنے کے احکام دیتا ہے۔فطرت کے اصولوں کی نگہداشت اور اطاعت سکھاتا ہے۔مذہب انسانوں کو اس جہان رنگ وبو کے فانی ہونے کی آگاہی بخشتا ہے۔مذہب مخلوق خدا کی عزت و احترام،خدمت وادب کا سلیقہ سمجھاتا ہے۔مذہب انسانی دلوں کی کھیتی میں رحمت اور فضل کا بیج بوتا ہے۔مذہب انسانی دلوں میں اخوت و محبت کے چراغ روشن کرتا ہے۔اس حقیقت اور راز کو سمجھنا کتنا ضروری اور کتنا اہم ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک پیغمبر اس جہان رنگ وبو،اس دار الفناہ اور اس زمان ومکاں میں بھیجا جاتا ہے۔وہ اس دنیا میں آکر تن تنہا، بے سروسامانی کی حالت میں ایک روحانی، الہامی انقلاب پیدا کر دیتا ہے۔وہ زمانے کا رخ بدل دیتا ہے۔وہ اندھیروں کو روشنیوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔وہ ظلمات کو دور کرتا اور نور کو پھیلا جاتا ہے۔معاشی اور معاشرتی قباحتوں کی گناہ سے لبریز کامیاب زندگی کو ناکامی سے تعبیر کرتا ہے۔اور اس گناہ کی زندگی سے نکال کر ثواب اور نیکی کی کامیاب فلاحی ابدی زندگی سے ہمکنار کر جاتا ہے۔حسن خلق اور حسن کردار اور اعلیٰ صفات کے آداب سے عدل وانصاف کا سبق سکھا کر فلاح وثواب کی کامیاب اعتدال ومساوات،عدل وانصاف اور اخوت ومحبت پر مشتمل زندگی سے ہمکنار کر جاتا ہے۔وہ چاند کی طرح میٹھی، دھیمی چاندنی کا نور دنیا کے اندھیروں میں پھیلا تا جاتا ہے۔ظلم کی سیاہ نگری ختم ہوتی جاتی ہے۔اسکے پاس کونسی تلوار ہوتی ہے۔اسکے پاس کونسا ایٹم بم ہوتا ہے۔اسکے پاس کونسا ایٹمی میزائل ہوتا ہے۔جب تک کسی بھی پیغمبر کی امت انکے نظریات، انکی تعلیمات، انکے خلق عظیم، انکے دلوں میں اترنے والے کردار کی پیروی کرتی ہے۔جس وقت تک قوموں کی رہبری ہلکوں کی رہنمائی، دنیا پر، دنیا میں بسنے والے انسانوں پر اور انسانی دلوں پر حکومت اس پیغمبر کی، اسکی ملت کی یا اسکے ماننے والوں کے طیب ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ وہ حاصل اور محرومی کی اصل سے متعارف اور آشنائی کرواتے ہیں۔وہ اعتدال ومساوات کو قائم کرتے ہیں۔ وہ ادب،خدمت اور محبت کی روحانی، الہامی اور آسمانی تحفوں کی دولت سے آنیوالی انسانی نسلوں کی نشونما کرتے ہیں۔وہ خیر اور فلاح کے پیامی دنیا میں امن وسکوں اور خیر سگالی کے جھنڈے گاڑھے رہتے ہیں۔فطرت نے انسانیت کی رہنمائی انکو عطا کی ہوتی ہے۔وہ اخوت ومحبت،خدمت وادب اور سچائی و صداقت کی تلوار سے انسانی دلوں کو تسخیر کرتے جاتے ہیں۔انسان جوق در جوق اس پیغمبر کی امت کے قافلے میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔یہ قافلہ لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد تک ہی محدود نہیں رہتا بلکہ اربوں انسانوں تک جا پہنچتا ہے۔یہ قافلہ صدیوں کی مسافتیں طے کرتا رہتا ہے۔جب اس قافلے کی سربراہی اور قیادت ملکی سطح پر نمرود،فرعون اور یزید کے ضابطہ حیات اور اسکے پیروکاروں کے ہاتھوں میں چلی جائے۔تو اسکا انجام کیا ہوگا!۔

۲۔یہ حسین وجمیل دنیا، یہ خوبصورت، دلکش کائنات اور یہ جہان رنگ وبو، یہ صبح شام کا کھیل، یہ دن کے ہنگامے، یہ رات کا سناٹا، یہ زندگی کے صحرا کا سفر، یہ ستاروں کا ٹمٹمانا، یہ چاندنی کا نور، یہ بادسموم کا چلنا، یہ نسیم وشمیم کی دھیمی میٹھی سرسراہٹیں، یہ پو پھٹنے کا سماں، یہ سورج کی تمازت، یہ سمندر کا بپھرنا، یہ مدوجذر کا نظام، یہ پھول یہ خوشگوار خوشبو، یہ سبزہ گل، یہ پہاڑ اور وادیاں، یہ شور وغل، یہ ہنگامہء کائنات، یہ زمین وآسماں، یہ سانس کی آری، یہ زندگی کا درخت، یہ قصہء موت وحیات، یہ خیر وشر کا کھیل، یہ قدسیوں کی حمد وثنا، یہ آدم وحوا کا قصہ، یہ آفرینشِ نسل، یہ پانی اور مائی کی رونقیں، یہ کن فیکون کی صدا، یہ توحید کے جلوے، یہ سلسلہء پیغمبراں، یہ ذکر رب جلیل، یہ خاموشی کا مضراب، یہ غور وفکر کا ساز، یہ روح ومستی کا رقص، یہ شب بیداری کے گھنگرو، یہ درود وصلوٰت کے نغمات، یہ محبّ کی حب، یہ داستانِ می رقصم، یہ خارِ نوک کی چبھن، یہ ساز وسرود، یہ وادیء عاشقاں، یہ رنج ومحن کی نگری، یہ حیات وممات کی کہانی، یہ مائی کی مورتی اور مائی اسکا دلیس، یہ فناہ بقا کا راز، یہ فقر کے سفر کے چراغ، یہ عقل وخرد سے ورا، یہ جنوں سے بے خبر، یہ ادب جہاں میں گم، یہ خیر وفلاح کا نور، یہ جبہء رسالت کا وارث، یہ خالق کی پیاری مخلوق، یہ احسن تقویم کا شاہکار، یہ قافلے کا ہدی خواں، یہ سلسلہ پیغمبراں، یہ دارالفناہ کے چراغ، یہ اخوت ومحبت کی قندیلیں یہ حق وصداقت کی شمعیں، یہ ادب وخدمت کے ساز، یہ اخوت ومحبت کے راگ، یہ انسانیت کے سکون واطمینان کے محور، یہ روح پرور راحت کی دولت سے مالا مال۔پیغمبران اور انکے فقرا اور پیغمبران کے نقش قدم کی داستاں۔انکی زندگی ایثار کی زندگی کا راستہ دکھاتی ہے۔انکی ضروریات قلیل۔انکے اعمال وکردار مخلوق خدا کے لئے بے ضرر اور انکی تمام صفات انسانیت کیلئے منفعت بخشی کی قندیلیں روشن کرتی ہیں۔۔جب اس انسانی قافلہ کی رہنمائی مذہبی ہاتھوں سے نکل کر جمہوریت کے سیاستدانوں اور بادشاہت کے آمروں پر مشتمل قائدین کے ہاتھوں میں چلی جاتی ہے۔مادہ پرستی اور اقتدار پرستی کی آگ جلائی، سلگائی اور بھڑکائی جاتی ہے۔جمہوریت کے حاکموں اور بادشاہت کے آمروں کے نظریات کی روشنی میں تیار کردہ منشور ملکوں پر نافذ العمل ہوجاتا ہے۔فرزندان ملت پر جمہوریت اور بادشاہت کے قائدین کے احکام جاری ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔انسان اصل کو بھول کر ضروریات زندگی اور حاکموں کے احکام کی اطاعت میں گم ہوجاتا ہے۔حکومتوں کے شاہانہ اخراجات مہیا کرنے کیلئے عوام کو مشینوں کی طرح کارگاہ جہاں میں مصروف رہنا پڑتا ہے۔ زندگی کی بنیادی ضروریات حاصل کرنے کیلئے اور لامتناہی ٹیکس ادا کرنے کیلئے انکو حاصل کے پاؤں انکی ضروریات اور خواہشات کی چادر سے باہر پھیلانا انکی مجبوری بن جاتی ہے۔پیغمبر علیہ السلام کی تعلیمات، نظریات اور ضابطہ حیات کو پس پشت ڈال کر جمہوریت کے سیاستدانوں اور بادشاہت کے آمروں کا حکومتی نظام چلانے کیلئے انکے نظریات پر مشتمل تیار کردہ تعلیمی نصاب پیغمبران کی امتوں پر نافذ کر دیا جاتا ہے۔انسان مادہ پرستی اور حصول اقتدار کی خاطر غاصب، ظالم اور قاتل طرز حیات کی شاہراہ کا مسافر بن کر رہ جاتا ہے۔

۳۔اس طرح مذہب اور فطرت کا پاکیزہ اور طیب عمل روک دیا جاتا ہے۔ہم پیغمبران کے نام لیوا بن کر رہ جاتے ہیں۔انکے حسن عمل، حسن کردار حسن صفات اور صداقتوں کے وارث نہیں رہتے۔جمہوریت اور بادشاہت کا راستہ ایک باطل، غاصب سرمایہ داروں اور جابروں کا راستہ ہے۔انکے قائدین جبر اور ظلم کی تلوار کیساتھ ملکی وسائل اور ملکی خزانہ اور ملکی اقتدار پر قابض ہوجاتے ہیں۔ملک وملت اس ظالم، غاصب نظام کے قائدین کی وراثت بن جاتے ہیں۔یہ طبقہ اعتدال ومساوات اور عدل وانصاف کو کچل دیتا ہے۔وہ ملکوں میں جمہوریت کے

زیرِ سایہ عوام سے گدھوں کی طرح محنت اور خرکاروں کی طرح ٹیکسوں اور مہنگائی کی لاٹھی سے انکی بنیادی ضروریات خودکار نظام کے تحت غصب کرتے رہتے ہیں۔انکی فیکٹریاں، کارخانے یا تجارتی ادارے عوام کو آقا اور غلام، برہمن اور شودر کے نظام کا ایندھن بنا کر رکھ دیتے ہیں۔ملک وملت کی دولت اور وسائل پر قبضہ کرنے کے بعد وہ جمہوریت کے الیکشنوں کے ذریعہ اور بادشاہت کے طریقہ کار سے ملکوں پر قبضہ کر کے حکمرانی کی لاٹھی حاصل کر لیتے ہیں۔جمہوریت کے یہ قائدین حاکم وقت بن کر وہ اپنی فیکٹریوں، کارخانوں اور کاروباری اداروں کو اقتدار کے اندھے قوانین سے مضبوط اور مستحکم بناتے چلے جاتے ہیں۔وہ عوام الناس کو مانگ اور سپلائی کا توازن بگاڑ کر قوانین میں جکڑتے جاتے ہیں۔انکی ان بداعمالیوں کو کوئی چیک کرنے اور روکنے والا نہیں ہوتا۔وہ اپنے کاروباری اداروں میں ہوں یا حکومتوں میں وہ ہر حالت میں صاحب اقتدار ہوتے ہیں۔عوام ہمیشہ برہمن اور شودر، آقا اور غلام، حاکم اور محکوم کی بدترین معاشی اور معاشرتی اذیتوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔وہ تنگدستی، غربت اور خودکشیوں کی ناگہانی آفات میں سے گذرتے رہتے ہیں۔اس طبقہ کی اولادیں ایچی سن کالجوں میں براہمن اور آقا کے کورس کرتی رہیں۔دوسری طرف عوام الناس کی اولادیں اردو میڈیم میں شودر اور غلام کی تعلیم وتربیت سے پروان چڑھتی رہیں، انکے علاوہ دینی مدارس میں بدترین مفلوک الحال، غریبوں، مسکینوں، بے بسوں کی اولادیں دین کی تعلیمات یعنی طالبان کے نام پر دینی دہشت گردی کے کورس کرتی رہیں۔روس کے ساتھ جنگ ہو تو امریکہ کا ساتھ دیں تو یہ طالبان۔لاکھوں جانوں کی قربانی دینے کے بعد روس کو ریزہ ریزہ کر دیں تو مجاہدین۔اسکے بعد وہی عظیم بین الاقوامی طاقتیں اور ممالک بغیر کسی قصور کے ان پر حملہ آور ہو جائیں۔چھتیس ہزار فٹ کی بلندی سے ان پر تباہ کن بم برسائیں انکے علاوہ آگ برسانے والے بموں سے انہیں خاکستر کر دیں۔میزائلوں سے انہیں نیست و نابود کرتے پھریں۔انکے ممالک کے معصوم و بے گناہ انسانوں کا بے پناہ قتال کرتے جائیں۔انکے وسائل لوٹ لیں۔وہ اس غیر ترقی یافتہ ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں۔ان طاقت کے فرعونوں اور بین الاقوامی دہشت گردوں کو روکنے والے دہشت گرد بنا دیئے جائیں۔اس ظلم اور انسانی قتال کے راقموں کو نمرودی فرعونی طبقہ پر مشتمل جمہوریت کے مذہب کے پیروکار تو کہا جا سکتا ہے۔انکا حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو دور کا بھی تعلق نہیں ہو سکتا۔ان جمہوریت کے قائدین اور حکمرانوں کی ایسی کامیابیاں مذہب کے جسد پر ایک کینسر کی شکل اختیار کرتی جا رہی ہیں۔بین الاقوامی سطح پر ان غاصبوں نے دوسرے نظریات کے سامنے مذہب کا تشخص مسخ کر کے رکھ دیا ہے۔عدل وانصاف کو دیمک کی طرح چاٹتے چلے جا رہے ہیں۔تمام پیغمبران کی امتوں کی روح انکے جسد کے اندر تڑپتی، سسکتی اور دم توڑتی رہتی ہے۔مذہب پرست مذہب کی حقیقی سچائیوں کو تسلیم کرتے ہیں اور جمہوریت اور بادشاہت کے کفر کے نظام کی اطاعت کرتے ہیں۔اس طرح تمام ملتیں ذہنی، قلبی انتشار کا شکار ہوتی جا رہی ہیں۔وہ مذہب کے ضابطہ حیات اور جمہوریت اور بادشاہت کے ضابطہ حیات کے تضاد کی آگ میں جلتی رہتی ہیں۔اعصاب شکنی کی وبائیں فرزندان ملت اور بنی نوع انسان پر نازل ہوتی رہتی ہیں۔کیا مذاہب پرست امتیں اس ضابطہ حیات اور اسکے قائدین کو مزید برداشت کرنے کا عمل جاری رکھیں گی یا اسکا تدارک کریں گی۔

۴۔آج کا مذہب پرست انسان جمہوریت اور بادشاہت کے قائدین کی المناک اذیتوں کے حصار میں مقید ہوتا جا رہا ہے۔آج کا انسان

جمہوریت کے حصار میں پابند رہنے کی مجبوری اور جمہوریت اور رباشاہت کے حصار کو توڑ کر نکلنے کی آرزو کی کشمکش میں مبتلا ہے۔جمہوریت اور بادشاہت کو ترک کرنا، مذہب کی بقا سے وابستہ ہے۔مذہب کے نزدیک جمہوریت اور بادشاہت کے گناہ عظیم کو ترک کرنے کا ارادہ توبہ کا حصہ ہے۔جمہوریت اور بادشاہت کے گناہ سے باز رہنے کا فیصلہ توبہ کی عطا ہے۔مذہب کا روحانی علم اور جمہوریت اور بادشاہت کا باطل عمل مذہب سے منافقت اور کفر ہے۔علم اور عمل ایک ہو جائیں تو مذہب ایک سورج کی مانند ہے۔سورج کا مذہب روشنی مہیا کرنا اور تاریکی کو دور کرنا ہے۔

۵۔جمہوریت اور بادشاہت کا طرز حیات حاصل کی خواہشات میں گم۔مذہب کا شعار ایثار اور قربانی کا راستہ ہے۔مذہب گنہگار کو اپنے دامن سے دور نہیں کرتا۔یا اللہ جمہوریت اور بادشاہت کی تاریکیوں کے وارثوں سے پیغمبران کی امتوں اور پوری انسانیت کو نجات عطا فرما۔امین

۶۔جب پیغمبران کی امتیں اور پوری انسانیت منزل کا راستہ بھول جائیں ،منزل سے بھٹک جائیں ،منزل کی راہوں میں الجھ جائیں تو کوئی روشن خیال بے نوا فقیر اس درد و کرب کے صحرا میں، اس ظلم و جبر کے ریگستانوں میں، اس نفاق اور نفرت کے دشت میں، اس ہیبتناک ظلمات کے بیاباں میں انکی رہنمائی کا فرض ادا کر جائے۔اس حالت غیر میں کوئی صاحب خیال خیر کا داعی دین کی روشن خیالی کا چراغ جلائے بیٹھا ہو اور انسانیت کا قافلہ اچانک منزل سے ہمکنار ہو جائے۔تو یہ لمحہ ماضی اور مستقبل کا سنگم بن کر ابھرتا ہے اور اس انسانی قافلے کے صدیوں کے کفر کو غسل نصیب ہو جاتا ہے۔یہ قافلہ صداقتوں کی منزل پر گامزن ہو کر بارگاہ الٰہی تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔اسی کامیاب قافلے کی تمام کمی بیشی والا سفر ہی کامیابی کا سفر کہلاتا ہے۔جمہوریت اور بادشاہت کے مکتبہ فکر کا پھر کوئی اندھا انسان دور بینی کا قلیم نہیں کرتا۔کوئی بہرہ انسان ساز و نغمات کے سننے کا دعویٰ نہیں کرتا۔کوئی ننگا انسان پھر برہنگی کا لباس چھن جانے کے خوف سے مغلوب نہیں ہوتا۔پھر پاؤں سے محروم انسان گھوڑوں کی ریس میں شامل ہونے کا تصور نہیں کرتا۔گناہ میں کامیاب زندگی مذہب کے نزدیک بدترین ناکامی ہے۔یا اللہ۔بنی نوع انسان کو اور پیغمبران کی امتوں کو جمہوریت اور بادشاہت کے المیہ سے نجات کا کوئی راستہ دکھا۔آمین۔

۷۔جمہوریت اور رباشاہت کی سرکاری سطح پر پیغمبران کی امتوں پر بالادستی، انکی مذہبی اقدار، انکے حسن اخلاق، انکے حسن عمل، انکے حسن کردار، انکی حسن صفات کے پاکیزہ، مقدس اور الہامی ضابطہ حیات اور اسکے تیار کیے ہوئے تہذیب و تمدن کے تباہ کرنے کے ذمہ دار ہیں۔جمہوریت اور بادشاہت کے قائدین کی بالادستی مذہب پرست امتوں، انکے نظریات اور انکی تعلیمات کا عبرتناک قبرستان بن چکا ہے۔فطرت کے قوانین اور ضابطے توڑنے والے انسانی شکل میں سیاستدان اور آمر حکمران، دراصل بنی نوع انسان کو توڑنے، انکو تباہ کرنے، انکو قتل کرنے اور انکو نیست و نابود کرنے کے جرائم کے مرتکب ہوتے جا رہے ہیں۔ جمہوریت کے نظام کی پیروی نے بشر کی کوئی صفت آج کے بشر میں نہیں چھوڑی۔کسی سماج کا حد سے گذر جانا اس سماج کی تباہی کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔آج کے جمہوریت اور بادشاہت کے قائدین کے تیار کردہ ضابطوں پر مشتمل تہذیب کی عمارت انسانی تباہی کا سبب بنتی چلی جا رہی ہے۔آج جھوٹ، ظلم اور عدل کشی کی ویٹو پاور جمہوریت کے غاصب ٹولہ یعنی دنیا کے ترقی یافتہ ممالک، انکے صاحب اقتدار حکمرانوں اور پیغمبران کی امتوں کے منافقوں کے پاس

ہے۔ جو پیغمبران کی صداقتوں پر مشتمل ضابطہ حیات کو کچلنے کا اجتماعی عمل جمہوریت کے باطل ضابطہ حیات کے تحت جاری کئے بیٹھے ہیں۔

۱۔پیغمبران کی امتوں کی کتنی بڑی بدنصیبی ہے کہ وہ پیغمبران کی الہامی کتب پر اور انکے ضابطہ حیات پر ایمان رکھتے ہوں اور ان پر جمہوریت اور بادشاہت کے آمروں کے باطل اور غاصب ضابطہ حیات کی تعلیم وتربیت حاصل کرنا ان پر سرکاری طور پر مسلط ہو۔

۲۔پیغمبران کی امتوں کیلئے کتنا بڑا المیہ ہے کہ وہ پیغمبران کے روحانی نظریات کو تسلیم کرنے والے ہوں اور ان پر حکمرانوں کے سرکاری مذہب جمہوریت اور آمروں کے باطل نظریات کی اطاعت کرنے کی سرکاری پابندی نافذ ہو۔

۳۔پیغمبران کی امتیں پیغمبران کے عمدہ اخلاق، حسن اخلاق، حسن کردار، حسن عمل، حسن صفات کی لازوال دولت کے وارث ہیں۔لیکن یہ سب مقدس اخلاقی ضابطے سرکاری طور پر انکے ممالک میں منسوخ ہو چکے ہیں۔انکی تباہی کا باعث یہ ہے کہ جمہوریت اور آمروں کے سیاسی دانشوروں کے غاصب اصول وضوابط کی قانونی پیروی انکا مقدر بن چکی ہے۔جس سے مذہبی تہذیبیں دم توڑتی چلی جارہی ہیں۔جسکا تدارک وقت کی اہم ضرورت ہے۔

۴۔پیغمبران کی امتیں بھی ہوں۔انکے پاس پیغمبران کی صداقتوں کا دستور حیات بھی ہو۔ادیان عالم کے پاس دین کا نور بھی ہو۔انبیا علیہ السلام کی امتیں بھی ہوں اور یہ تمام امتیں اور بنی نوع انسان کی آنیوالی نسلیں جمہوریت کے ظلمات کے سمندر میں تباہ و برباد اور ڈوب رہی ہوں۔یہ کیسا عبرتناک سانحہ ہے۔اس المیہ سے بنی نوع انسان کو کون نجات دلائے گا۔

۵۔آؤ!۔تمام امتیں مل کر خلیل اللہ سے التجا کریں۔کلیم اللہ سے درخواست کریں۔روح القدس کے دروازے پر صدا لگائیں۔رحمت اللعالمین ﷺ کو پکار لیں۔آؤ! درد و کرب میں ڈوبی ہوئی پیغمبران کی امتوں کو۔آؤ!۔اذیتوں میں مبتلا انسانی نسلوں کو۔ آؤ!۔دکھوں دردوں میں کراہتی ہوئی انسانی زندگیوں کو۔آؤ!۔تڑپتی ہوئی مخلوق خدا کو ان پیغمبران کی صداقتوں کی روشنیوں تک رسائی کا راستہ دکھائیں۔انکو الہامی صحیفوں تک رسائی اور ان سے استفادہ کرنے کا طریقہ سمجھائیں۔تاکہ مخلوق خدا جمہوریت اور بادشاہت کے دجالوں سے نجات کا کوئی راستہ تلاش اور اختیار کر سکے۔امین۔

۶۔یہ کون ہیں جو پیغمبران کی امتوں کو آپس میں الجھا رہے ہیں۔نفاق اور نفرت کی آگ بھڑکا رہے ہیں۔یہی وہ جمہوریت کے قائدین ہیں جو پیغمبران کے باغی، مذہب کے باغی، مذہب کے نظریات کے باغی، مذہب کی الہامی تعلیم کے باغی، مذہب کے حسن خلق کے باغی، مذہب کے حسن کردار کے باغی، مذہب کی صفات کے باغی، مذہب کی صداقتوں کے باغی، عدل وانصاف کے باغی، اخوت ومحبت کے باغی، عفوو درگذر کے باغی، خدمت وادب کے باغی، اعتدال ومساوات کے باغی، امانت ودیانت کے باغی پیغمبران کے منکر اور انکی ملتوں کو منافقت کے عمل سے گذارتے چلے آرہے ہیں۔اور پیغمبران کی امتوں میں فتنہ وفساد پھیلانے کے عمل اور بنی نوع انسان کو دکھوں اذیتوں اور مصیبتوں میں مبتلا اور بنی نوع انسان کے قتال کے مرتکب ہوتے چلے آرہے ہیں۔ یہی وہ جمہوریت اور بادشاہت پسند چند نمرودی، فرعونی اور یزیدی مادہ پرست اور اقتدار پرست افراد پر مشتمل قائدین ہیں جو پیغمبران کی امتوں میں نمرود، فرعون اور یزید کے ایجنٹوں کا رول ادا کرتے چلے آرہے ہیں۔جو دنیائے عالم پر جمہوریت اور بادشاہت کے سائے تلے نمرودی، فرعونی اور یزیدی نظام

نافذ کر کے پیغمبران خدا کی تعلیمات کو منسوخ اور ختم کرتے چلے آرہے ہیں۔ یہ دجال بنی نوع انسان کو کچلتے اور نیست و نابود کیئے جا رہے ہیں۔

یا اللہ ہمیں ان کی گرفت سے نجات عطا فرما۔ امین

OQASA